بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ

اہل بیت علیہم السلام سے پوچھ

کتنے عظیم ہیں صدیق رضی اللہ عنہ

زیر سرپرستی

شیخ طریقت رہبر شریعت عاشق مجدد الف ثانی

حضرت اقدس صوفی نثار الحق نقشبندی مجددی سیفی

دامت برکاتھم العالیہ

از قلم

صاحبزادہ قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری

ترتیب و تخریج

علامہ قاری محبوب الٰہی علوی سیفی

ناشر

تبلیغ صوفیا دعوت الی الخیر و باہتمام

مجدد الف ثانی ٹرسٹ

بستی خوجہ ملتان پاکستان 03056643463

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رُحَمَاءُ بَیۡنَہُمۡ

اہل بیت علیہم السلام سے پوچھ

کتنے عظیم ہیں صدیق رضی اللہ عنہ

از قلم

صاحبزادہ قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری شجاع آبادی

ترتیب وتحقیق، علامہ مولانا قاری محبوب الٰہی علوی سیفی

ناشر

تبلیغ صوفیاء ودعوت الی الخیر، باہتمام مجدد الف ثانی ٹرسٹ

(بستی خوجہ) ملتان، پنجاب، پاکستان

03056643463

☆ مسئلہ افضلیت اور سادات عظام ☆

سادات کرام کی بارگاہ میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کوئی فرقہ پرستی کا نام نہیں ہے، بلکہ افضلیت صدیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس مسئلہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہاں اُجاگر کیا ہے کہ میرے صدیق کا ہم پلہ کوئی نہیں ہے اگر آپ بغور مطالعہ کریں تو آپ کو ہر معاملہ میں جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل واعلیٰ نظر آئیں گے بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موجودگی میں اپنے اصحاب کو یہ سبق کے طور پر فرماتے کہ خبردار میرے صدیق کے آگے مت چلا کرو کیونکہ اس سے بہتر شخص کوئی نہیں ہے اور ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو بازار میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے غلام جب تو بازار میں چلتا ہے تو ذرا مڑ کے پیچھے دیکھ لیا کر کہ تو میرے ابوبکر صدیق کے آگے چل رہا تھا اسی طرح جب نماز میں سیدنا ابوبکر صدیق موجود نہیں تھے تو صحابہ نے کہا امامت کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آگے کر دو جب اس بات کا علم سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا لا نہیں نہیں نہیں خبردار ابوبکر صدیق کے ہوتے ہوئے مصلیٰ نبوت پر کوئی نہیں کھڑا ہو سکتا اگر ابوبکر کو کسی وجہ سے آنے میں تاخیر ہو جائے تو انتظار کر لیا کرو، حضرت ابوبکر صدیق ہر حال (ظاہر و باطن) میں انبیاء علیھم السلام کے بعد افضل واعلیٰ ہیں، اس پر قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ شاہد ہے اور صحابہ کرام کی فضلیت اس ترتیب پر ہے کہ تمام مسلمانوں سے افضل صحابہ کرام ہیں پھر صحابہ میں سے بدری صحابہ افضل ہیں پھر بدری صحابہ سے افضل انصاری صحابہ افضل ہیں پھر انصاری صحابہ سے مہاجرین صحابہ افضل ہیں پھر مہاجرین صحابہ سے عشرہ مبشرہ صحابہ افضل ہیں پھر عشرہ مبشرہ میں سے خلفاء راشدین افضل ہیں پھر خلفاء راشدین میں سے شیخین افضل ہیں اور شیخین

حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں اور حضرت ابوبکر حضرت عمر سے افضل ہیں تو اس متفق مسئلہ سے ثابت ہو کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

☆لفظ ،ابوبکر کا معنی، ہے بہت آگے بڑھ نے والا ،سبقت لے جانے والا ،اور پہل کرنے والا ہر نیک کام میں پہل کرنے والا دن ہو یا کہ رات۔ابو کا معنی باپ نہیں ہے کیونکہ آپ کا کوئی بیٹا بکر نام کا نہیں ہے اور ابو کا معنی ہر جگہ باپ نہیں ہوتا۔جس طرح ابوتراب کا معنی ہے مٹی والا یعنی مٹی کا باپ نہیں ہے۔اسی طرح ابو ہریرہ اسکا معنی ہے بلیوں والا بلی کا باپ نہیں ہے،ابوالحسنات نیکیوں والا نیکیوں کا باپ نہیں ہے،عربی میں (ب ک ر) کے مادہ والے لفظ کا معنی ہے،پہل ،ابتدا اور اس لئے کھجور پر جب نیا نیا پھل آئے تو اس کو بَکُرہ کہتے ہیں اور صبح کے پہل وقت کو بُکُرہ کہتے ہیں اور جو ہر نیک کام میں پہل کرے اسے سیدنا ابوبکر کہتے ہیں اور حضرت ابوبکر ہر معاملہ میں پہلے نمبر پر ہیں ہر انسان سے سوائے انبیا کے اگر ثانی ہیں مصطفی کریم کے باقی سب کے لیے لاثانی ہیں۔

☆اے سادات کرام ذرا اپنے جد اعلیٰ اور آئمہ اطہار علیھم السلام کے فرامین پڑھ کر دیکھ لیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا وامام حسن وامام حسین وزین العابدین وامام محمد باقر وامام جعفر صادق اور دیگر ائمہ اطہار علیھم السلام نے کس طرح حضرت ابوبکر کو افضل مانا ہے اور کس طرح حضرت ابوبکر سے رشتہ داریاں کی ہیں اور کس طرح حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم کے ناموں کو معتبر وافضل مانتے ہوئی اپنے اپنے شہزادوں کے نام ابوبکر ،عمر ،عثمان رکھے ہیں اور کس طرح حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دور خلافت میں کوفہ کے منبر پر واضح فرمایا کہ خبر دار جو مجھے ابوبکر وعمر سے افضل مانے گا میں اسے سزا کے طور پر اسی (80) کوڑے ماروں گا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے طفیل اور میرے مرشد کریم سیدی وسندی حضرت اقدس صوفی نثار الحق نقشبندی مجددی دامت برکاتھم کے وسیلہ سے اور میرے والدین کی دعاؤں کا صدقہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں ،آمیں ثم آمین،اور حضرت علامہ مولانا قاری محبوب الہی علوی سیفی کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے اس رسالہ کی ترتیب وتحقیق کرنے کے بعد شائع کروایا، والسلام مع الاکرام قاری سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری،

اختتام، 26،9،2017 بروز منگل، بمطابق 5 محرم الحرام بوقت شب 9 بجے مکمل کیا ہے،

{شان یار غار بزبانِ علی حیدر کرّار}

☆علی سے پوچھ کتنے عظیم ہیں صدیق☆

خلافت شہ بطحا کی ابتداء صدیق
وفا و عشق پیمبر کی انتہا صدیق
رسول پاک پہ دل سے نثار تھا صدیق
خلوص جس کا مسلَم ، وہ رہنما صدیق
وہ مقتدر وہ مکرم وہ فقر کا پیکر
وہ پاک باز وہ عابد وہ باخدا صدیق
وہ سرور دوسرا کا مصدق اول
وہ یار غار وہ دونوں میں دوسرا صدیق
فروغ صدق سے معمور جس کا اک اک لفظ
وہ حق پرست و حق آگاہ و حق نوا صدیق
محافظ سنن و مصدر حمیت دیں
نبی کی دین ہے اللہ کی عطا صدیق

امام امت خیر الانام بالا جماع
سنام سلسلۃ الرشد فی الوریٰ صدیق
وحید کل زمان و قدوۃ العصر
سبق زجملہ ببردہ است در وفا صدیق
امین سر حبیب الٰہ فی الدنیا
انیس سید ابرار اذھما فی الغار
مکین قرب شہنشاہ صدیق
جمال سیرت محبوب رہنما صدیق
حفیظ دین الٰہ الناس بالاخلاص
وہ حق مآب ، وہ سرخیل زمرۂ اصحاب
رئیس عسکر احرار فی الوغی صدیق
بشر کو چاہیے جس کے لئے حیات خضر
وہ دیں پناہ وہ امت کا مقتدا صدیق
روزانہ جیش اسامہ کیا بلا تاخیر
کہ جانتا تھا پیمبر کا مقتضیٰ صدیق
عدوئے ختم رسل تھا مسیلمہ کذاب
سر اس لعین کا بس لے کے ہی رہاصدیق
اسی کے لہجے میں حق نے نبی سے باتیں کیں
افراز عرش پہ جیسے ہو لب کشا صدیق
شرف ہزار تھا حاصل اسے رفاقت کا

غلام بن کے رہا پھر بھی آپ صدیق
نہ حب جاہ نہ منصب کی چاہ تھی اس کو
حکام دہر سے تھا عمر بھر جدا صدیق
سفر حضر میں رہا ساتھ اپنے آقا کے
یہ شان مہر و وفا واہ مرحبا صدیق
نبی علیل تھے پوچھا بلال نے آکر
نماز کون پڑھائے ہمیں کہا صدیق
چناں نواخت پیمبرز لطف خویش آں را
کہ کس بہ سعی نخواہد رسیدتا صدیق
مفوضش ز نبی بود منصب ارشاد
ازاں نشست نہ در کنجِ اِنزوا صدیق
ز بعد مرگ بہ آغوش رحمتش پیوست
بہ قرب سید کونین یافت جا صدیق
چو بر ضریح نبی بعد مرگ بردندش
ندا رسید کجائی بیا بیا صدیق
زجور تشنگی و درد فقر بر سر خود
کشید بہر پیمبر چہا چہا صدیق
وہ ایک اپنی مثال آپ تھا زمانے میں
جنے گی مادر گیتی نہ دوسرا صدیق
جو پست ذہن ہو یہ اس کے بس کی بات نہیں

علی سے پوچھ کہ کتنا عظیم ہے صدیق
اسے نیاز تھا زہرا و آل سے مقام آل محمد اسی کو تھا معلوم
صمیم دل سے تھا سبطین پر فدا صدیق
محب کو ہوتی ہے محبوب عترت محبوب
تھا ان کی شان سے آگاہ بر ملا صدیق
علی کی شاہ سے انکار کا سوال نہ تھا
کرو یہ غور محب کون پھر ہوا صدیق
ہے ٹکرے ٹکرے عقائد کی رو سے پھر امت
علی کو مانتے تھے احسن القضا صدیق
ہماری کون سنے گا سنی نہ تو نے اگر
مدد کا وقت ہے آج الغیاث یا صدیق
خدا کا شکر کہ ہے تیری ذات سے نسبت
تری ہی ذات ہے ہم سب کا آسرا صدیق
میں چومتا ہوں تصور میں تیرا نقش قدم
ترا وجود ہے تنویر مصطفیٰ صدیق
حسینی و حسنی ہوں اگرچہ میں نسبا
ہے ثبت قلب میں لیکن تری ولا صدیق
یہ آرزو ہے کہ محشر میں میرے ساتھ نصیرؔ
عمر ہوں حضرتِ عثمان ہوں مرتضیٰ صدیق

پیر سید نصیرالدین نصیرؒ

☆امام المشارق والمغارب تاج دارولایت حضرت سیّدنا علی علیہ السلام وہ پہلی ہستی ہیں کہ جس نے حضرت ابوبکرصدیق کے مقام کوواضح طور پر بیان فرمایا۔حضرت علی علیہ السلام کے وہ فرامین جوآپ نے حضرت ابوبکرصدیق کی شان ومقام اورافضلیت پر مبنی ہیں یہ حضرت مولاعلی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ہم اہل سنت پراورخاص کرسادات پر بہت بڑااحسان ہے کہ آپ نے مقام صدیق کو بیان کرکے یہ واضح کردیا کہ میراان لوگوں سے یاان سادات سے کوئی تعلق نہیں جومیرے اورصدیق کے درمیان نفرت پیدا کرتے ہیں ایسے فرمان علی علیہ السلام غور سے پڑھ لیں،العارض سید شوکت حسین شاہ بخاری۔

1☆فرمان علی درشانِ صدیق☆

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ۔

خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ

یعنی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعداس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکرصدیق ص ہیں۔(مسندامام احمد بن حنبل جلداول ص 110،دارالکتب العلمیہ بیروت1978ء،الرَّوْضُ الانیق فی فَضْلِ الصِّدِّیْق ص5)

2☆فرمانِ علی درشانِ صدیق☆

حضرت سیّدنا علی شیرخدا کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں،یَحْلِفُ اللّٰهُ اَنْزَلَ اِسْمَ اَبِیْ بَکْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّیْق

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ قسم کھاکرفرماتے تھے کہ حضرت ابوبکرکانام :صدیق :اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کیاہے(المعجم الکبیرللطبرانی،جلداول ص22،دارالکتب العلمیہ بیروت1428ھ،الرَّوْضُ الانیق فی فضل الصدیق ص5،رحماء بینھم ص282)

3 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں

لا اجد احدا فضلنی علیٰ ابی بکر و عمر الا جلدته حد المفتری

یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں جس کو دیکھوں گا کہ مجھے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل کہتا ہے اسے الزام تراشی کی سزا کے طور پر اَسی (80) کوڑے ماروں گا۔ (الاعتقاد والھدایۃ الیٰ سبیل الرشاد للبیہقی ص 358، المؤتلف والمختلف للدارقطنی، باب الحا، جلد 3 ص 92، ضرب حیدری ص 143، افضلیت شیخین ص 407، ضابطہ حیات ص 184، رحماء بینھم ص 310،318)

حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بالخصوص حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام کو اپنے ایام خلافت میں اس کثرت سے مشتہر فرمایا کہ امام ذہبی نے تاریخ الاسلام میں لکھا ہے کہ (ھذا متواتر عن علی) یعنی تفضیل شیخین حضرت سیّدنا مولا علی علیہ السلام سے تواتر کے ساتھ منقول ہے (تاریخ الاسلام للذہبی باب عہد الخلفاء جلد 3 ص 115)

4 ☆ فرمان علی درشانِ صدیق ☆

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرتے ہیں، عَنْ عَلِیٍ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرٍ وَخَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ

حضرت سیّدنا مولا علی شیر خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل ابوبکر ہیں اور ابوبکر کے بعد سب سے افضل عمر ہیں (ابن ماجہ حدیث رقم :106، مسند احمد حدیث رقم :836، ابن ابی شیبہ جلد 8 ص 574، ضرب حیدری ص 141)

یہ حدیث حضرت سیّدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے، علامہ

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے یہ بات حضرت علی علیہ السلام سے جم غفیر کے ذریعے تواتر کے ساتھ منقول ہے اور اس کی روایت کرنے والوں کی تعداد اسی (80) بتائی ہے

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ حضرت سیّدنا علی کرم اللہ جہہ الکریم کا فرمان ہے جو آپ نے کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خراب کرے رافضیوں کو یہ کیسے جاہل ہیں: ھٰذَا مُتَوَاتِرٌ عَنْ عَلِيٍّ لِاَنَّهٗ، قَالَهٗ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَلَعَنَ اللّٰهُ الرَّافِضَةَ مَا اَجْهَلَهُمْ (تاریخ الاسلام جلد ۳ ص 115، صواعق محرقہ ص 60، تاریخ الخلفاص 37، ضربِ حیدری ص 142)

نوٹ، اس حدیث کے تمام حوالے جات پر غور فرمایئے، اس کے راویوں میں حضرت محمد بن حنفیہ، حضرت علقمہ، حضرت عبدِ خیر، حضرت جابر بن حمید، حضرت حکم بن حجل، اور انکے والد حضرت حجل علیہم الرحمہ شامل ہیں، یہ سب براہِ راست حضرت سیّدنا مولا علی علیہ السلام سے روایت کر رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ علماء نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح لکھا ہے (فتاوی عزیزی اردو ص 383) اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ذہبی کے حوالے سے صحیح لکھا ہے (الزلال الانقیٰ ص 95، ضرب حیدری ص 145)

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِالتَّوَاتُرِ اَنَّهٗ قَالَ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَّيْتُ، یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا علیہ السلام سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ نے کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ اے لوگو اس امت میں اسکے نبی کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام

بھی بتادوں (البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 321)

5 ☆ فرمانِ عالی شانِ صدیق ☆

حضرت سیّدنا علی شیر خدا فرماتے ہیں عَنْ صِلَۃَ بْنِ ذُفَرَ قَالَ: کَانَ عَلِیًّا اِذَا ذُکِرَ عِنْدَہٗ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ: اَلسَّبَاقُ یَذْکُرُوْنَ السَّبَاقَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا اسْتَبَقْنَا ہُ اِلٰی خَیْرٍ قَطٌّ اِلَّا سَبَقَنَا اِلَیْہِ اَبُوْبَکْرٍ (المعجم الاوسط للطبرانی کمافی مجمع الزوائد حدیث رقم 14332، ضرب حیدری ص 142، رحماء بینھم ص 274)

ترجمہ ! حضرت صلہ بن زفر فرماتے ہیں کہ: حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جب حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر ہوتا تو آپ فرماتے: یہ لوگ سبقت لے جانے کا ذکر کرتے ہیں، اور حضرت علی شیر خدا نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے، ہم جب بھی کسی بھلائی کی طرف بڑھے ہیں تو ابوبکر ہم سے سبقت لے گئے ہے۔

6 ☆ فرمانِ علی در شانِ صدیق ☆

مولاء کائنات حضرت سیّدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

عَنْ عَلِیٍّ ؓ وَزُبَیْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اِنَّا نَرٰی اَبَابَکْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِھَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللہِ (ﷺ) اَنَّہٗ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَثَانِیَ اثْنَیْنِ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِہٖ وَکَبِیْرِہٖ وَلَقَدْ اَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللہِ (ﷺ) بِالصَّلٰوۃِ بِالنَّاسِ وَھُوَ حَیٌّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاہُ وَوَافَقَہٗ الذَّھَبِی (مستدرک حدیث رقم 4478، ضرب حیدری ص 142)

حضرت سیّدنا علی علیہ السلام اور حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ابوبکر کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی

کہ حضرت ابوبکر صاحب غار اور ثانی اثنین تھے۔اور ہم حضرت ابوبکر صدیق کے شرف اور عظمت کو جانتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا۔

7 ☆ فرمانِ علی در شانِ صدیق ☆

امام المشارق ولمغارب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے دانے کو پھاڑ کر پودا نکالا اور ایک ذرے (مالیکیول) سے انسانکو پیدا کیا، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو میں آپ کے فرمان کی خاطر جہاد کرتا۔اگر میرے پاس تلوار نہ ہوتی تو میں اپنی چادر سے ہی مخالفین پر حملہ کر دیتا اور حضرت ابوبکر کو منبر رسول ﷺ کی ایک سیڑھی بھی نہ چڑھنے دیتا۔لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے مرتبے اور ابوبکر کے مرتبے کو خوب سمجھ کر فیصلہ دیا اور فرمایا ابوبکر کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم نہیں دیا، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو ہمارا دینی پیشوا بنانے پر راضی ہیں ہم اسے اپنا دنیاوی پیشوا بنانے پر کیوں نہ راضی ہوں (صواعقِ محرقہ ص 62،ضرب حیدری ص 143، یا صدیق اکبر ص 11، ضابطہ خیات ص 183، رحماء بینھم ص 283)

نوٹ، حضرت سیدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس فرمان عالی شان سے واضح ہو گیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلافت ظاہری ملنے سے پہلے ہی دین کا پیشوا بنا دیا گیا تھا اور اس منصب اور مقام کو سب صحابہء کرام نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری حیات میں قبول کیا ہے اور آج کم بخت انسان حضرت ابوبکر کے مقام ومنصب سے منکر ہے (استغفر اللہ)

8☆ فرمان علی درشانِ صدیق☆

جب سیّدنا علی علیہ السلام زخمی ہو گئے تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ کسی کو ہم پر خلیفہ مقرر فرما دیں تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اسی طرح چھوڑ کر جا رہا ہوں جس طرح ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چھوڑا تھا، ہم نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم پر خلیفہ مقرر فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تم میں بھلائی دیکھی تو خود بخود تم میں سے سب سے اچھے آدمی کو مقرر فرما دے گا حضرت علی علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو ہم سب سے بہتر جانا اور اسے ہم پر ولایت دے دی (مستدرک حاکم حدیث رقم 4756، ضرب حیدری ص 143)

9☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق☆

امام المشارق والمغارب سیّدنا علی شیر خدا نے فرمایا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ: ایک آدمی حضرت سیّدنا مولا علی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آپ سے بہتر کوئی نہیں دیکھا تو حضرت علی پاک نے فرمایا کیا تم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں، پھر فرمایا کہ کیا تو نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے اسنے جواب دیا نہیں: حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس شخص کو فرمایا کہ اگر تم کہتے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ہے تو میں تم کو قتل کر دیتا، اور اگر تم کہتے کہ میں نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے تو میں تم کو کوڑے مارتا۔ لَوْ اَخْبَرْتَنِیْ اَنَّكَ رَاَئَیْتَ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ لَاَوْجَعْتُكَ عُقُوْبَةً (کتاب الآثار لابی یوسف حدیث رقم: 924، ضرب حیدری ص 145، رحماء بینھم ص 316)

10☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق☆

حضرت سیّدنا علی شیر خدا علیہ السلام نے فرمایا،

اِنَّ عَلِيًّاعلیه السلام قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ خَيْرُهٰذِهٖ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِيْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطَبَ بِذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُنْهِيَ اِلَيْهِ اَنَّ رَجُلًا تَنَاوَلَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ بِالشَّتِيْمَةِ فَدَعٰى بِهٖ وَتَقَدَّمَ بِعُقُوْبَتِهٖ اَنْ شَهِدُوْا عَلَيْهِ بِذٰلِكَ۔

یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ جہہ الکریم نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضور کی تمام امت میں سے افضل ابوبکر اور عمر ہیں رضی اللہ عنہما بعض روایتوں میں واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے کہ حضرت علی شیر خدا حیدر کرار علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی شان میں نازیب الفاظ بولے ہیں، جس پر امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس شخص کو بلایا اور اس کے بکواس کرنے پر شہادت طلب فرمائی (یعنی با قاعدہ مقدمہ چلایا اور شہادت گزرنے کے بعد اپنے دست حیدری کے ساتھ اسکو واصل جہنم فرمادیا (اہل تشیع کی معتبر کتاب شافی وتلخیص الشافی جلد 2 ص 428۔ مطبوعہ نجف اشرف، مذہب شیعہ ص 46)

11 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

اہل تشیع کے علامہ متبحر ابنِ مثیم شرح نہج البلاغۃ میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ جہہ الکریم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو بصورت کتاب حضرت معاویہ کی طرف ارسال فرمایا ترجمہ، یعنی اے معاویہ تم یہ بیان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معاون و مددگار مسلمانوں سے منتخب فرمائیں اور انکو حضور کے ساتھ تائید بخشی تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے مرتبوں میں وہی قدر رکھتے ہیں۔ جس قدر کہ اسلام میں ان کے فضائل ہیں۔ اور ان سب سے اسلام میں افضل اور سب سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا خیر خواہ خلیفہ صدیق اور حضور کے خلیفہ کے خلیفہ فاروق ہیں۔ جیسا کہ تو خود تسلیم کرتا ہے اور مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ ان دونوں خلیفوں کا رتبہ اسلام میں بہت بڑا ہے اور ان دونوں کی وفات اسلام کے لئے ایک شدید زخم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت فرمائے اور انکو اچھے اعمال کی جزا بخشے (ابن مثیم شرح نہج البلاغۃ ،مطبوعہ ایران ص488،سطر 5، مذہب شیعہ ص60)

12 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

حضرت سیّدنا علی شیر خدا نے فرمایا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے کسی نے کہا کہ ہم خطبہ میں آپکو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ۔اے اللہ، ہماری اسطرح اصلاح فرمائیں جیسے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی تھی۔ یہ بات سن کر حضرت سیّدنا علی شیر خدا علیہ السلام کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور آپ نے فرمایا وہ میرے محبوب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں جو امام ہدایت، شیخ الاسلام اور قریشی ہیں۔

حضور علیہ السلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کی اقتدا کرنے والا بچایا جائیگا ،اور جو انکے آثار کی پیروی کرے گا وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت پائے گا (الصواعق المحرقہ ص 151 ،افضلیت شیخین ص408)

13 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

حضرت سیّدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تو میں نے پوچھا کہ میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا ؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ صدیق اور حضرت ابوبکر صدیق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کی امت کا خلیفہ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کا افضل فرد ہے (الرّوض

الانیق فی فضل الصدیق ص 28)

14 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

حضرت علی شیر خدا نے فرمایا حضرت عبدالرحمن ابنِ جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو تمام صحابہ کرام علیھم الرضوان سے افضل کہتا تھا۔ جسکا ایک بار میں نے حضرت علی سے ذکر کر دیا کہ آپ کرم اللہ وجہہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام امت میں افضل ہیں۔ تو حضرت علی پاک کرم اللہ وجہہ نے یہ بات سن کر ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سب سے افضل شخص کی نشان دہی نہ کروں۔ سائل نے عرض کیا کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کے بعد افضل ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر بن خطاب ہیں (مسند احمد: 1 / 127، بحوالہ تحفہ عقائد اہلسنت حصہ اول، ص 310)

15 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

حضرت علی علیہ السلام سے کسی نے کہا یا امیر المومنین ہمیں حضرت ابوبکر کے بارے میں کچھ بتائیں۔ تو حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق وہ شخص ہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے صدیق قرار دیا ہے، کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق خلیفۃ الرسول ہیں، حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے حضرت ابوبکر صدیق کو ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا۔ اور حکم بن سعید سے صحیح روایت ہے کہ میں نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو حلف اٹھا کر یہ بات کہتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا نام صدیق آسمان سے نازل کیا ہے (الصواعق المحرقہ ص 183)

نوٹ، کیا حضرت سیّدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم لوگوں سے ڈر کر تقیہ اختیار کرتے تھے (نعوذ باللہ) ایک طرف حضرت علی علیہ السلام، شیر خدا ہیں دوسری طرف

آپ کل ایمان ہیں اور نبی پاک علیہ السلام کے فرمان کے مطابق علی حق کے ساتھ ہیں اور حق علی کے ساتھ ہے اور حضرت علی حیدر کرار ہیں، اور آپکی تلوار کا نام مبارک لاسیف الا ذوالفقار ہے پھر بھی علی تقیہ کرے یہ عقل و نقل کے خلاف ہے میں اس سلسلہ میں مولا علی شیر خدا مشکل کشاء کا زبردست فرمان عالی شان بیان کرتا ہوں جسکو دار قطنی نے بہت طرق سے بیان کیا ہے

16 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

حضرت سیّدنا علی شیر خدا نے فرمایا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا ہے اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی عہد کیا ہوتا تو اگرچہ میرے پاس چادر کے سوا کچھ نہ ہوتا تو پھر بھی میں اس کے لئے ضرور کوشش کرتا اور ابو قحافہ کے بیٹے کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منبر پر ایک سیڑھی بھی نہ چڑھنے دیتا، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے اور حضرت ابوبکر صدیق کے مقام کو دیکھ لیا اور حضرت ابوبکر صدیق کو فرمایا کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھاؤ، مگر مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے حکم نہیں فرمایا تو ہم حضرت ابوبکر صدیق سے اپنی دنیا کے لئے اسی طرح راضی ہو گئے جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے دین کے لئے حضرت ابوبکر صدیق سے راضی ہوئے (الصواعق المحرقہ ص163، یا صدیق اکبر ص 11)

نوٹ، اس بات سے واضح ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حق کا ساتھ دیا کرتے تھے اور شجاعت کے نہایت بلند مقام پر تھے کیونکہ حضرت سیّدنا امام المشارق والمغارب مولا علی مشکل کشا شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے جتنے بھی فرامین گزرے ہیں وہ سب کے سب خوف و تقیہ سے خالی ہیں اور سب کے سب فرمان حق و سچ ہیں میں اپنی اس بات کی تائید میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان بیان کرتا ہوں جسکو علامہ ابن

حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ حضرت سیّدنا علی پاک کے بارے ہیں کہا گیا ہے کہ آپ کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی لا پرواہی نے لوگوں کو دور کر دیا ہے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام زاہد آدمی تھے اور زاہد آدمی دنیا و آخرت کی پرواہ نہیں کرتا، حضرت سیّدنا مولا علی عالم تھے اور عالم بھی کسی کی پرواہ نہیں کرتا، اور حضرت سیّدنا علی شجاع تھے اور شجاع آدمی بھی کسی کی پرواہ نہیں کرتا اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام شریف تھے اور شریف آدمی بھی کسی کی پرواہ نہیں کرتا (الصواعق المحرقہ ص164)

اور جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ تاج دار ہل آتی امام المتقین اسداللہ الغالب کرم اللہ وجہہ اتنے مقامات رکھنے کے باوجود خوف کی وجہ سے تقیہ اختیار کرتے تھے وہ شخص منافق تو ہو سکتا ہے مومن نہیں، جاہل تو ہو سکتا ہے عالم نہیں فاسق تو ہو سکتا ہے زاہد نہیں (سید شوکت حسین شاہ بخاری)

17 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

حضرت علی شیر خدا نے فرمایا حضرت سیّدنا علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو روایت میں سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خود نہ سنی ہوتی اور مجھے کوئی اور بیان کرتا تو میں اس بیان کرنے والے سے پہلے قسم دے کر دریافت کرتا کہ آیا کہ تو نے یہ چیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم سے سنی ہے؟ مگر یہ معاملہ حضرت ابوبکر کے سوا تھا (اس قانون سے میرے نزدیک آپ مستثنیٰ تھے) یقیناً حضرت ابوبکر دروغ گو نہ تھے بلکہ آپ صادق تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے مجھے یہ روایت بیان کی اور سچ کہا کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب کبھی کسی مسلمان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے پھر وہ اس گناہ اور معصیت کے بعد اٹھ کر اچھی طرح

وضو کرتا ہے، پھر دو رکعت نماز (توبہ) ادا کرتا اور ستغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو معاف کر دیتا ہے (رحماء بینھم ص 280)

18 ☆ فرمانِ علی در شانِ صدیق ☆

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کا یہ فرمان سادات کرام ذرا غور سے پڑھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں تو حضرت ابوبکر کی تمام نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی ہوں (تاریخ مدینہ دمشق، کنزالعمال، کتاب الفضائل، فصل الصدیق، الحدیث 35631، ج 6 الجز، ماخوذ فیضان صدیق اکبر ص 656)

19 ☆ حضرت علی کے دل میں صدیق اکبر کا مقام ☆

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عادت مبارک تھی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق سے ملاقات ہوتی تو سلام کرنے میں پہلے حضرت علی شیر خدا کرتے، ایک دن ملاقات ہوئی تو حضرت علی شیر خدا نے سلام کرنے میں تاخیر کی حتیٰ کہ حضرت ابوبکر صدیق سلام کرنے میں پہلے کر دی، تو حضرت ابوبکر صدیق نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت علی کے ساتھ میرا معمول یہ ہے کہ حضرت علی مجھ پر سلام کرنے میں پہلے کیا کرتے تھے سوائے آج کے دن، معلوم نہیں کہ آج حضرت علی نے معمول کے خلاف کیوں کیا، حضور نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کو طلب کیا اور خلاف معمول کرنے کی وجہ دریافت کی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں گذشتہ شب میں خواب دیکھا ہے کہ جنت میں داخل ہوا ہوں اور جنت میں ایک عظیم محل دیکھا ہے اور اس جنت میں اس محل جیسا اور کوئی محل نہیں دیکھا؟ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے۔ جواب آیا کہ یہ محل اس کے لیے ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے، تو میں نے سوچا کہ یہ محل حضرت ابوبکر صدیق کے لیے ہو۔ اس

لیے میں نے تاخیر کی اور حضرت ابوبکر صدیق نے سبقت کی (انوار الصدیق ص 189)

20☆ حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی کی محبت کا انوکھا انداز☆

حضرت سیّدنا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق کا ایک دوسرے کے ساتھ کتنی محبت اور پیار تھا آپ اس حدیث مبارکہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت ابوبکر صدیق سے محبت نہیں کرتے تھے اور لوگوں کو ایسی من گھڑت باتیں سنا کر حضرت ابوبکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں نفرت دلاتے ہیں ایسے لوگوں کیے لے یہ حدیث قابل توجہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق آستانہ رسول پر حاضر ہوئے۔سیّدنا علی شیر خدا نے حضرت ابوبکر سے فرمایا دروازہ پر دستک دیجئے تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا اے دامادِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ آگے بڑھیئے اور دستک دیجئے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر صدیق میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے بارے میں میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ۔**ماطلعت شمس ولا غربت من بعدی علی رجل افضل من ابی بکر الصدیق**۔کسی شخص پر سورج طلوع وغروب نہ ہوگا جو میرے بعد ابوبکر سے افضل ہو یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا اۓ علی میں ایسے شخص سے آگے بڑھنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں جس کے بارے میں نبی علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو۔**اعطیتُ خیرا لنسآء لخیر الرجال**۔میں نے سب سے بہتر عورت کو سب سے بہتر شخص کے نکاح میں دی ہے سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے ابوبکر میں ایسے شخص سے آگے کیسے بڑھوں جس کے بارے میں نبی علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو۔**مَنۡ ارادَ ان ینظر الی صدر ابراھیم الخلیل فلینظر الی صدر ابی**

بکر۔ جو شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سینہ مبارک کی زیارت کرنا چاہے وہ حضرت ابوبکر صدیق کے سینہ کو دیکھ لے۔

حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا اے علی میں آپ سے پہل کیسے کرسکتا ہوں جن کے حق میں نبی علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو۔ مَنْ اَرَادان ینظر صدر آدم والی یوسف حسنہ الی موسی وصلوتہ والی عیسی وزھدہٖ والی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وخلقہٖ فلینظر الی علی: جو شخص حضرت آدم علیہ السلام کے سینہ مبارک کی زیارت کرنا چاہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال دیکھنا چاہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام و آپ کی نماز دیکھنا چاہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکے زُھد و تقویٰ کو دیکھنا چاہے اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے خلقِ عظیم کو دیکھنا چاہے وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو دیکھ لے۔

حضرت سیّدنا علی شیر خدا نے فرمایا اے ابوبکر صدیق میں ایسے شخص پر تقدم نہیں کرسکتا جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا ہو۔ اِذا اجتمع العالم فی عرصاتِ القیامۃ یوم الحسرۃ والندامۃ ینادِی منادٍ من قبل الحق عز وجل یا ابا بکر اُدخل اَنت ومحبوبک الجنۃ۔ جب میدانِ محشر میں حسرت وندامت کے دن تمام لوگ جمع ہوں گے تو ایک منادی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندا کریگا اے ابوبکر تم اپنے محبوب کی رفاقت اور معیت میں جنت داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے علی مجھے ایسے عظیم وجلیل شخص سے پہل کرنے کی ہمت کیسے ہوسکتی ہے جس کے حق میں خیبر وحنین کے موقع پر جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں دودھ اور کھجور کا ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔ ھذہٖ ھدیۃ من للطالب الغالب لعلی بن ابی طالب۔ یہ ہدیہ سینہ طالب وغالب کی طرف سے علی ابن ابی طالب کیلئے ہے۔

حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اے ابوبکر میں ایسے شخص پر سبقت کیسے

لے سکتا ہوں جس کے بارے میں سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا ہو۔ انت یا ابا ابکرِ عینی۔ اے ابوبکر تم میری آنکھ ہو۔

حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ اے علی میں ایسی شخصیت سے آگے کیسے بڑھوں جس کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہو کہ قیامت کے دن علی المرتضیٰ جنتی سواری پر آئیں گے تو منادی ندا کرے گا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سلم دنیا میں آپ کے بہت اچھے والد اور ایک بہت اچھے بھائی تھے، والد سیّدنا ابرہیم علیہ السلام اور بھائی سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تھے۔

دونوں جلیل القدر شخصیات کا باہمی احترام واکرام مثالی تھا۔ اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ آسمان کے ملائکہ اس وقت آپکے دونوں غلاموں کی زیارت کر رہے ہیں اور انکی باہمی محبت وعقیدت پر مبنی گفتگو سن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیق اور علی شیر خدا دونوں کو ان کے حسنِ ایمان کے باعث اپنے خاص فضل وکرم اور رحمت سے ان کو ڈھانپ لیا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان کے پاس بطور ثالث جائیں اور فیصلہ فرمائیں چنانچہ حضور نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تشریف لائے اور دونوں کی باہمی عقیدت ومحبت اور ادب واحترام کو دیکھ کر انکی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے ابوبکر و علی۔ زمین وآسمان والے فضیلت اور اجرائے ایمان بیان کرنے سے قاصر ہیں (نور الابصار/ 6، تحفہ عقائد اہل سنت جلد اول ص318، در والے گھر والے ص364، یاران مصطفی مع وارثان خلافتِ راشدہ ص178)

21 ☆ فرمانِ علی درشانِ صدیق ☆

نوٹ، حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ کی تاریخ شہادت کی نسبت سے آپ

کااکیسواں (21) فرمان۔جس طرح حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غسل دیا تھا اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق کو بھی غسل دیا اور قبرِ انور میں خود اتارا حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت ابوبکر صدیق کو قبر میں اتار رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ سرکار نبی ﷺ اپنی قبر مبارک میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے اے اللہ میرے صدیق کی سفید ریش کا صدقہ میری امت کے بوڑھوں کو بخش دے (یارانِ مصطفیٰ مع وارثان خلافتِ راشدہ ص309)

{حضرت امام حسن سے پوچھ کتنے عظیم ہیں صدیق}

22 ☆ فرمان سیّدنا امام حسن درشانِ صدیق اکبر ☆

نواسہء رسول جگر گوشہ بتول حضرت امام حسن علیہ السلام کا یہ قول اہل تشیع کی معتبر کتاب معانی الاخبار میں موجود ہے

عن الحسن ابن علی (رضی اللہ عنہما) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَبَا بَکْرٍ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ السَّمْعِ وَاِنَّ عُمَرَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الْبَصَرِ وَاِنَّ عُثْمَانَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الْفُئُوَادِ (کتاب معانی الاخبار ص 110، مطبوعہ ایران مصنف ابن بابویہ قمی، کتاب مذہب شیعہ ص78)

حضرت سیّدنا امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بمنزلہ میرے کان مبارک کہ ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بمنزلہ میری آنکھ مقدس کے ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بمنزلہ میرے دل مبارک کے ہے۔یعنی ابوبکر میرے کان ہیں،اور عمر رضی اللہ عنہ میری آنکھ ہے،اور عثمان میرا دل ہے۔وکذافی تفسیر الامام الحسن العسکری اور کہتے ہیں کہ اس طرح امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ کی اپنی تفسیر میں ہے،حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام حسن علیہ السلام کے شاگرد خاص

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ، میں نے پانچ سو صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنھم فرماتے تھے کہ سب سے افضل و اعلیٰ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ۔ تاریخ دمشق : 25 / 348، تہذیب الکمال ، رقم : 3042، افضلیت سیّدنا صدیق اکبر ص 41) حسینی کہلوانے والو امام حسین سے پوچھ کتنے عظیم ہیں صدیق

23 ☆ فرمان سیّدنا امام حسین درشانِ صدیق اکبر ☆

حضرت امام ابن السمان کتاب الموافقہ میں فرماتے ہیں کہ جناب سیّد الشہداء خاتم آلِ عبا سبط رسول الثقلین حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السلام نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء ومرسلین کے بعد کسی ایسے شخص پر سورج طلوع ہوا ہے اور نہیں غروب ہوگا جو کہ ابوبکر سے بہتر ہو (تفسیر عزیزی سورۃ اللیل جلد 3 ص 404، افضلیت سیّدنا صدیق اکبر ص 42، سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرت خیر العباد جلد 11، ص 290)

{امام زین العابدین سے پوچھ کتنے عظیم ہیں صدیق}

24 ☆ فرمان امام زین العابدین درشانِ صدیق ☆

حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنھما کا جو فرمان بیان ہوگا یہ اہل تشیع کی مشہور اور معتبر کتاب کشف الغمۃ فی مناقب آئمہ میں موجود ہے۔ کشف الغمۃ کے مصنف لکھتے ہیں کہ حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام زین العابدین (رضی اللہ عنہ) کی خدمت اقدس میں عراقیوں کا ایک گروہ حاضر ہوا آتے ہی (حضرت) ابوبکر (حضرت) عمر (حضرت) عثمان رضی اللہ عنھم کی شان میں بکنا شروع کر دیا اور جب چپ ہوئے تو امام عالی مقام نے ان سے فرمایا کہ کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ تم وہ

مہاجرین اولین ہو جو اپنے گھروں اور مالوں سے ایسی حالت میں نکالے گئے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا چاہنے والے تھے۔اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد واعانت کرتے تھے اور وہی سچے تھے۔تو عراقی کہنے لگے کہ ہم وہ نہیں، امام عالی مقام امام زین العابدین علیہ السلام نے فریا کہ پھر تم وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے گھر بار اور ایمان ان مہاجروں کے آنے سے پہلے تیار کیا ہوا تھا ایسی حالت میں کہ وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں کو دل سے چاہتے تھے اور کچھ مال ومتاع مہاجرین کو دیا گیا تھا اس کے متعلق اپنے دلوں میں کسی قسم کا حسد یا بغض اور کینہ محسوس نہ کرتے تھے اگر چہ وہ خود حاجت مند تھے مگر (پھر بھی) مہاجرین کو اپنے پر ترجیح دیتے تھے؟تو اہل عراق کہنے لگے کہ ہم وہ بھی نہیں ہیں۔تو امام عالی مقام سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے اقرار سے ان دونوں جماعتوں (مہاجرین وانصار) میں سے ہونے کی براءۃ کر چکے ہوں اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تم ان مسلمانوں میں سے نہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اور وہ مسلمان جو مہاجرین وانصار کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ سبقت لے چکے ہیں اور ایمان والوں کے متعلق ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کھوٹ، بغض اور کینہ حسد یا عداوت نہ ڈال' یہ فرما کر امام عالی مقام سیّدنا امام زین العابدین نے ان لوگوں سے فرمایا میرے یہاں سے نکل جاؤ۔اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے (آمین ثم آمین) کشف الغمۃ ص 199 مطبوعہ ایران، مذہب شیعہ ص 36، کنز الھدایت فی فضائل اہل بیت ص 345)

نوٹ۔اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو اپنے دلوں میں صحابہ کرام اور خاص کر شیخین رضی اللہ عنھم کے بارے میں بغض، حسد، کینہ رکھتے ہیں اب بھی

وقت ہے اپنے غلط عقیدہ اور نظریات سے توبہ کرلیں ورنہ وہ بھی امام سجاد علیہ السلام کی اس بددعا میں شامل ہوں گے کہ آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے (سیّد محمد شوکت حسین شاہ بخاری)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے شاگرد خاص حضرت یحییٰ بن سعید الانصاری رحمۃ اللہ علیہ امام عالی مقام سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو پایا وہ اختلاف نہیں کرتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے میں (تہذیب الکمال، رقم 6836، افضلیت سیّدنا صدیق اکبر ص 46)

25 ☆ فرمان سیدنا زین العابدین درشانِ صدیق ☆

حضرت امام عالی مقام سیّدنا زین العابدین فرماتے ہیں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی میرے والد محترم حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے کہا مجھے (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بتاؤ، آپنے فرمایا تم صدیق کے بارے میں سوال کررہے ہو؟ سائل نے کہا کیا آپ بھی انہیں صدیق کہتے ہو؟ تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے تمہاری ماں روئے ابوبکر کو ان ہستیوں نے صدیق کہا جو مجھ سے افضل ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنھم۔ جو انہیں صدیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اس کی کسی بات کی تصدیق نہ کرے۔ اور آپ نے فرمایا جا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنھما سے محبت کر اور دونوں کی ولاء اختیار کر۔ اگر تجھ پر کوئی بوجھ آیا تو میری گردن میں ہے (سیر اعلام النبلاء جلد 5 ص 8 3 3، دارالفکر بیروت، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال

جلد 5 ص 239، کنز الہدایت فی فضائل اہل بیت ص 343، ضرب حیدری ص 67)

نوٹ۔اس کے تمام راوی آئمہ اطہار ہیں اور خاندان نبوت کے چشم و چراغ ہیں اگراب بھی کوئی آئمہ اطہار سے محبت کا دعویٰ کرے اور آئمہ اطہار کا فرمان نہ مانے تو اسکی بدنصیبی میں کوئی شک نہیں اور سرکار امام عالی مقام سیّدنا زین العابدین علیہ السلام کے اس فرمان اور ضمانت پر کوئی بھروسہ نہیں کہ آپ نے فرمایا جا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت کر اگر کوئی خسارہ ہوا تو میں ضامن ہوں سبحان اللہ، ویسے تو اہل بیت سے محبت کرنے والے اپنے اور اپنے بچوں کے بازوں میں ایک دھاگا (یا سگّھ) امام ضامن کے نام سے باندھ تے ہیں کہ یہ اب امام کی ضمانت میں ہے اور ان کی حفاظت امام خود فرمائیں گے ،سبحان اللہ دھاگے پر تو یقین ہے لیکن امام کے اس فرمان پر یقین نہیں کیسی محبت ہے، ایے سادات کرام ذرا غور وفکر کریں اور لوگوں کو یہ بات بتائیں کہ جن سے ہمارے اسلاف نے محبت کی ہے ہم بھی ان سے محبت کرے اور امام سجاد امام اسیر کربلا حضرت سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام کی ضمانت میں آ جائیں (العارض سیّد شوکت حسین شاہ بخاری)

26 ☆ فرمانِ سیدنا زین العابدین در شانِ صدیق اکبر ☆

حضرت سیّدنا امام عالی مقام امام زین العابدین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ

مَا كَانَ مَنْزِلَةُ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ النَّبِیِّ (ﷺ) فَقَالَ مَنْزِلَتُهُمَا السَّاعَةَ وَهُمَا ضَجِيْعَاهُ۔

یعنی ابوبکر وعمر کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ جو مرتبہ انکا اب ہے کہ حضور نبی کریم (ﷺ) کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔وہی لوگ قریب تھے جو آج بھی قریب ہیں اور آپ (ﷺ) کے پہلو میں آرام فرما رہے ہیں (مسند احمد 4 / 96 حدیث رقم: 16714، فضائل الصحابۃ للدارقطنی حدیث رقم: 35، الاعتقاد للبیہقی ص 362، ضرب حیدری ص 147، ضابطہ حیات ص 184، نسمات

القدس ص 138)

27 ☆ فرمانِ سیدنا زین العابدین درشانِ صدیق ☆

حضرت سیّدنا امام زین العابدین نے فرمایا ایک مرتبہ آپ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو امام زین العابدین علیہ السلام نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جا کر دیکھ لو انکا مقام و منزلت کیا ہے (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال جلد 5 ص 239، کنز الہدایت فی فضائل اہل بیت ص 342)

{سیدنا امام محمد باقر سے پوچھ کتنے عظیم ہیں صدیق}

28 ☆ فرمانِ امام محمد باقر درشانِ صدیق اکبر ☆

اہل تشیع کی مشہور و معروف اور معتبر کتاب کشف الغمۃ میں یہ روایت موجود ہے

وعن عروة عن عبدالله قَالَ سَئَالْتُ اَبَاجَعْفَرَ مُحَمَّدبن علی علیهم السلام عَنْ حِلْيَةِ السُّيُوْفِ فَقَالَ لَابَأْ سَ بِهٖ قَدْحَلیٰ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رضی الله عنه سَيْفَهٗ قُلْتُ فَتَقُوْلُ الصِّدِّيْقُ؟ قَالَ فَوَثَبَ وَثْبَةً وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ نَعَمْ الصِّدِّيْقُ نَعَمْ الصِّدِّيْقُ نَعَمْ الصِّدِّيْقُ فَمَنْ لَمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيْقُ فَلَا صَدَقَ اللهُ لَهٗ قَوْلاً فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي الْاٰخِرَةِ.

حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ یا حضرت تلواروں کو زیور لگانا جائز ہے یا نہیں؟ امام صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو زیور لگایا ہوا تھا۔ اس شخص نے عرض کی کہ آپ بھی انکو صدیق کہتے ہیں۔ اس پر سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اُچھل پڑے اور قبلہ شریف کی طرف رخ انور کر کے آپ نے

فرمایا کہ ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں جوان کوصدیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اس کے قول کو نہ دنیا میں سچا کرے نہ آخرت میں (کشف الغمۃ ص220، احقاق الحق/7، مذہب شیعہ ص43، مقاماتِ صحابہ ص188، در والے گھر والے ص334، فلسفہ شہادت امام حسین ص267)

☆ سبحان اللہ علی شیر خدا کے بیٹے نے کیسی ضرب لگائی ان منافقوں اور بدعقیدہ لوگوں پر جو مقام صدیق کو بغض وحسد اور کینہ کی وجہ سے نفی کرتے ہیں، آج بھی وقت ہے کہ اپنے اماموں کے فرمان کو مان لیں اور توبہ کرلیں اور اپنی آخرت سنوار لیں خاص کر ساداتِ کرام اپنے اباؤاجداد کا فرمان ضرور دیکھ کر اپنا ایمان بچالیں کسی کی غلط بیانی سے اپنے آپکو بغض وحسد کی بیماری میں مبتلا نہ کریں (التماس دعا سید محمد شوکت حسین شاہ بخاری)

29 ☆ فرمانِ سیدنا محمد باقر درشانِ صدیق اکبر ☆

اہل تشیع کی معتبر کتاب ابنِ حدید شرح نہج البلاغۃ میں ابو عقیل نے حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

قُلْتُ لا بِیْ جَعْفَرٍ محمد بن علی علیہ السلام جَعَلَنِی اللہ فِدَاكَ اَرَاَیْتَ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ ھَلْ ظَلَمَا کُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْأً اَوْ قَالَ ذَھَبَا مِنْ حَقِّکُمْ شَیْأً فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا مَا ظَلَمْنَا مِنْ حَقِّنَا مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَاَتَوَلَّاھُمَا قَالَ نَعَمْ وَیْحَكَ تَوَلَّاھُمَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَا اَصَابَكَ فَفِیْ عُنُقِیْ ثُمَّ قَالَ فَعَلَ اللہ بِالْمُغِیْرَۃِ وَبُنَانٍ فَاِنَّھُمَا کَذَبَا عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ۔

ابو عقیل کہتا ہے کہ میں نے حضرت سیّدنا امام ابو جعفر محمد باقر بن علی زین العابدین علیہم السلام سے سوال کیا کہ میری جان آپ پر فدا ہو۔ کیا ابوبکر وعمر نے آپ کے حقوق میں

سے کچھ ظلم کیا ہے یا آپ کے حقوق دبائے ہیں۔آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم جس نے اپنے رسول ﷺ پر قرآن نازل فرمایا تاکہ تمام جہانوں کے لئے وہ ڈرانے والا بن جائے، ہمارے حقوق میں سے ایک رائی برابر بھی انہوں نے ظلم نہیں کیا۔میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہوں۔کیا میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے محبت وعقیدت رکھوں؟تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں تو برباد ہو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دنیا و آخرت میں دوست رکھنے میں تجھے کوئی نقصان ہو تو میں ذمہ دار ہوں۔پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مغیرہ اور بنان سے نپٹے۔ان دونوں نے ہم اہل بیت پر جھوٹ گھڑا ہے(ابنِ حدید شرح نہج البلاغۃ: 4 / 82،مطبوعہ ایران بحوالہ در والے گھر والے ص333)

{سیدنا امام جعفر صادق سے پوچھ کتنے عظیم ہیں صدیق}

30 ☆فرمانِ امام جعفر صادق درشانِ صدیق☆

اہل تشیع کی مشہور ومعروف اور معتبر کتاب لشافی میں یہ روایت موجود ہے وَرَوٰی جَعْفَرُبْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَام قَالَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ جَاءَ اَبُوْسُفْیَانُ فَاسْتَاذَنَ عَلٰی عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ اُبْسُطْ یَدَكَ اُبَایِعْكَ فَوَاللہِ لَاَمْلَاَنَّہَا عَلٰی اَبِیْ فَیْصَلٍ خَیْلاً وَّرِجْلاً فَانْزَوٰی عَنْہُ علیہ السلام وَقَالَ وَیْحَكَ یَااَبَاسُفْیَانُ ھٰذِہٖ مِنْ دَوَاھِیْكَ وَقَدِاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ مَازِلْتَ تَبْغِی الْاِسْلَامَ عِوَجًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَوَاللہِ مَاضَرَّ الْاِسْلَامُ ذٰلِكَ شَیْئًا مَازِلْتَ صَاحِبَ فِتْنَۃٍ

حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والدگرامی حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام اپنے والدگرامی حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت

فرماتے ہیں کہ جب (حضرت) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) خلیفہ بنے تو ابوسفیان نے حضرت علی المرتضی کرم اللہ جہہ الکریم کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی اور حاضر ہوکر عرض کی کہ آپ ہاتھ بڑھائیں میں آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ اور ابوسفیان نے کہا کہ خدا کی قسم اس علاقے کو سواروں اور پیدل لوگوں سے بھر دوں گا۔ اور ابوسفیان نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے عرض کی حضور آپ کا خلافت کے متعلق اعلان نہ کرنا خوف کی وجہ سے نہیں ہے یا کہ آپ تقیۃً خاموش ہیں یہ سن کر حضرت علی شیر خدا نے اس سے روگردانی فرمائی اور فرمایا کہ اے ابوسفیان تیرے لئے سخت افسوس ہے یہ خیالات تیری تباہ کاریوں کی دلیل ہیں حالانکہ (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت پر صحابہ کا متفقہ اور اجماعی فیصلہ ہو چکا ہے، تو تو ہمیشہ کفر اور اسلام کی حالت میں فتنہ اور کجروی ہی تلاش کرتا رہا ہے اور اسکے بعد حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے ابوسفیان کو فرمایا خدا کی قسم (حضرت) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی خلافت کسی طرح بھی اسلام کے لئے غیر مفید نہیں ہوسکتی اور فرمایا اے ابوسفیان تو تو ہمیشہ فتنہ باز ہی رہے گا (شافی وتلخیص الشافی جلد 2 ص 428، مطبوعہ نجف اشرف، کتاب مذہب شیعہ ص 47)

نوٹ، اس حدیث کے تمام راوی بھی امام عن امام عن امام عن اور اس حدیث کی سند بھی تمام تر ائمہ اطہار صادقین پر مشتمل ہے، اب آپ کی مرضی کہ ائمہ اطہار کی بات تسلیم کرے یا کہ آج کے مولوی کی، یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان مقدس ہستیوں کو سچا مانے یا کہ آج کے ملاں ملوانے کو، یہ فیصلہ آج کرلیں بعد میں موقع نہیں ملے گا اور قیامت میں ان پاک ہستیوں کا ساتھ ہوگا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت کرتے تھے اور آپ کے مقام کو واضح طور پر بیان فرماتے تھے جو آج ہمارے سامنے ان آئمہ اطہار کے فرمان موجود ہیں۔

31 ☆فرمان امام جعفر صادق درشانِ صدیق اکبر☆

حضور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والد ماجد امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا ہے اور امام سجاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام حسین علیہ السلام سے سنا ہے اور امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد ماجد امام الاولیاء تاج دارھل آتا شیر خدا حضرت علی المرتضی کرم اللہ جہہ الکریم سے سماعت کی ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مبارکہ امام الانبیاء سرور کون ومکاں سرکار مدنیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سماعت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا (مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ الحدیث) یعنی ابوبکر سے بہتر شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا (الریاض النضرہ جلد اول ص 132، ضربِ حیدری ص 116)

نوٹ، اس حدیث کے بھی تمام راوی اہل بیت اطہار ہیں یعنی حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العادین بن حضرت سیّدنا امام حسین بن حضرت امام المشارق والمغارب سیّدنا علی شیر خدا رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ایسی سند کو سلسلۃ الذہب کہتے ہیں، یعنی سونے کی لڑی،

32 ☆فرمان امام جعفر صادق درشانِ صدیق اکبر☆

سالم بن ابی حفصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت بیمار تھے۔ اسوقت آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

دوستی اور محبت رکھتا ہوں۔اے اللہ اگر اس کے سوا میرے دل میں کوئی اور بات ہے تو مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔اور اس کے بعد حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے سالم، کیا کوئی اپنے دادا کو گالی دے سکتا ہے۔حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے دادا ہیں اگر میں آپ سے دوستی نہ کروں اور آپ کے دشمنوں سے اظہار بیزاری نہ کروں تو مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوگی (الصَّواعق المحرقہ ص145)

نوٹ، حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے عبرت حاصل کریں جو محبت کا دعویٰ تو اہل بیت اطہار سے کرتے ہیں لیکن ان پاک ہستیوں کے فرمان پر عمل نہیں کرتے ،اور یہ یاد رکھو جسکا ظاہر اور باطن ایک نہ ہو اسکو منافق کہتے ہیں۔اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے یہ بات بھی واضح ہوگئی ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں آئمہ اطہار تقیہ کرتے تھے اگر امام جعفر صادق علیہ السلام تقیہ فرماتے تو یہ نہ فرماتے کہ اگر میرے دل میں اس بات کے علاوہ اگر کوئی اور بات ہو تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم کی شفاعت مجھے نصیب نہ ہو۔

33 ☆ فرمان امام جعفر صادق درشانِ صدیق اکبر ☆

حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ فلاں آدمی کا خیال ہے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اظہار بیزاری کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس فلاں آدمی سے اظہار بیزاری فرمائے اور مجھے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قرابت کا بھی فائدہ دے گا (الصَّواعق المحرقہ ص145)

34 ☆ فرمان امام جعفر صادق درشانِ صدیق اکبر ☆

حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے رایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں

کہ جیسے میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے شفاعت کی امید رکھتا ہوں ویسے ہی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی شفاعت کی امید رکھتا ہوں کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے دومرتبہ جَنَم دیا ہے (الصواعق المحرقہ ص 143، احقاق الحق/ 7، بحوالہ دروالے گھر والے ص 331)

☆مختصر تذکرہ☆

{حضرت سیّدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کا}

دُنیا میں ہر انسان جس وقت بھی حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام جعفر علیہ السلام کا اسم مبارک لیتا ہے تو صادق ضرور کہتا ہے۔ حالانکہ گیارہ امام اور بھی ہیں، مگر کسی کے نام مبارک کے ساتھ لفظِ صادق نہیں بولا جاتا اور نہیں لکھا جاتا ہے۔ نہ ہی کوئی سیّدنا امام باقر علیہ السلام کو صادق کہتا ہے اور نہ ہی حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو صادق کہتا ہے اور نہ ہی دیگر آئمہ اطہار کو صادق کے لقب سے یاد کرتے ہیں آخر کیوں آؤ اس کی وجہ خود امام جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھ لیتے ہیں کہ آپ صادق کیوں ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وَلَدَنِیَ الصدِیْقُ مَرَّتَیْنِ، یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے دو دفعہ جنا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پوتے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ام فروہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم کی صاحبزادی ہے۔ اور ام فروہ کی ماں حضرت اسماء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد الرحمن کی صاحبزادی ہے اسی نسبت کی وجہ سے امام جعفر کا لقب صادق ہے اور آپ اسی وجہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دومرتبہ پیدا ہوا ہوں۔

☆ مگر حضرت عالی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا نسب صوری اور نسب معنوی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اسواسطے آپ نے ایسا فرمایا ہے، علم باطن میں آپ کا انتساب اپنے نانا قاسم سے ہے (اہل تشیع کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص 220، جلاء العیون ص 251، مقامات صحابہ ص 123، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ توکلی ص 57)

{گیارویں امام سیدنا حسن عسکری سے پوچھ کتنے عظیم ہیں صدیق}

35 ☆ فرمان سیّدنا امام حسن عسکری درشانِ صدیق ☆

حضرت سیّدنا امام عالی مقام امام حسن عسکری علیہ السلام اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے موقع پر غار کی طرف تشریف فرما ہوئے تو اپنے اصحابہ اور اپنی امت کو یہ وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف حضرت جرائیل علیہ السلام کو بھیج کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ ابوجہل اور کفار قریش نے آپ علیہ السلام کے خلاف منصوبہ تیار کرلیا ہے اور آپ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ﷺ حضرت علی المرتضیٰ کو اپنے بستر مبارک پر شب باشی کا حکم دیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے علی کا مرتبہ آپکے نزدیک ایسا ہے جیسا اسحاق ذبیح کا مرتبہ تھا (حالانکہ ذبیح حضرت اسماعیل ہیں مگر اہل کتاب حضرت اسحاق کو ذبیح کہتے ہیں) حضرت علی اپنی زندگی اور روح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر فدا و قربان کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ علیہ السلام (ہجرت میں) حضرت ابوبکر صدیق کو اپنا ساتھی مقرر فرمائیں۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا کہ اے علی آپ اس بات پر راضی ہیں کہ میں طلب کیا جاؤں (دشمن کو) تو نہ مل سکوں اور تم طلب کئے جاؤ تو مل جاؤ اور شاید جلدی میں تیری طرف پہنچ کر بے

خبر لوگ تجھے (شبہ میں) قتل کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں راضی ہوں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ میری روح حضور (ﷺ) کے روح مقدس کا بچاؤ ہو، اور میری زندگی حضور (ﷺ) کی زندگی پر فدا ہو۔ بلکہ میں اس بات پر بھی راضی ہوں کہ میری روح اور میری زندگی حضور ﷺ پر اور حضور کے بعض حیوانات پر قربان اور فدا ہو۔ اور حضور میرا امتحان لے لیں۔ میں زندگی کو اس لئے پسند کرتا ہوں کہ حضور (ﷺ) کے دین کی تبلیغ کروں اور حضور (ﷺ) کے دوستوں کی حمایت کروں اور حضور (ﷺ) کے دشمنوں کے خلاف جنگ کروں، اگر یہ نیت نہ ہوتی تو میں دنیا میں ایک ساعت بھی زندگی پسند نہ کرتا۔ پس حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے ابوالحسن تیری یہی تقریر مجھے لوح محفوظ کے موکلین ملائکہ نے لوح محفوظ سے پڑھ کر سنائی ہے اور جو تیری اس تقریر کا ثواب اور بدلہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں تیرے لے تیار کیا ہے وہ بھی پڑھ کر سنایا ہے وہ ثواب جس کی مثل نہ سننے والوں نے سنی ہے نہ دیکھنے والوں نے دیکھی ہے نہ ہی عقلمند انسانوں کے دماغ میں آسکتی ہے، پھر حضور (ﷺ) نے حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا اپے ابوبکر تو میرے ہمراہ چلنے کے لئے تیار ہے؟ تو بھی اسی طرح تلاش اور طلب کیا جائے جیسا میں۔ اور تیرے متعلق دشمنوں کو یہ یقین ہو جائے کہ تو ہی نے مجھے ہجرت کرنے اور دشمنوں کے مکر و فریب سے بچ کر نکلنے پر آمادہ کیا ہے تو تو میری وجہ سے ہر قسم کی مصیبت اور دکھ برداشت کرے (حضرت) صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علہ وآلہٖ وسلم اگر میں قیامت تک زندہ رہوں اور اس زندگی میں سخت ترین عذاب ودکھ ومصائب میں مبتلا رہوں جس مصیبت والم سے نہ مجھے موت بچانے کے لئے آسکے اور نہ کوئی دوسرا سبب آرام دے سکے اور یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں ہو تو مجھے بطیّب

خاطر منظور ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ اتنی لمبی زندگی ہو اور دنیا کے بادشاہوں کا بادشاہ بن کر رہوں اور تمام نعمتیں اور آسائشیں حاصل ہو۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت سے محرومی ہو اور میں اور میرا مال اور میری اولاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا اور قربان ہے پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے دل پر مطلع ہے اور جو کچھ تو نے کہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو تیری دلی اور وجدان کے مطابق پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بمنزلہ میرے گوش مبارک اور بمنزلہ میری آنکھوں کے کیا ہے اور جو نسبت سر کو جسم سے ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس طرح بنایا ہے اور جس طرح روح کی نسبت بدن سے۔ اور میرے لئے تو اسی طرح ہے جیسا کہ علی میرے نزدیک ہیں (تفسیر امام حسن عسکری ص 124، مذہب شیعہ ص 80، ضیاء النبی جلد 3 ص 72، عظمتُ الصحابہ ص 58، افضلیت شیخین ص 354)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واہل بیت کی ابوبکر صدیق سے رشتے داری

ان دونو خاندانوں میں (بنی ہاشم، آل ابی طالب اور قبیلہ صدیق اکبر رضی اللہ عنھما) روابط رشتہ داری کی صورت میں جو تاریخ اسلامی میں پائے جاتے ہیں وہ بیان ہونگے، ان دونوں مقدس خاندانوں کی رشتہ داری کے تعلقات معلوم کر لینے سے ان شبہات کا خود بخود ازالہ ہو جاتا ہے جو لوگوں نے بے اصل اور غیر صحیح روایات کے ذریعہ عوام تک پہنچا دتے ہیں۔ ایک خاندان کا دوسرے خاندان کے ساتھ رابطہ نسبی قائم ہو جاتا ہے تو وہ افراد باہمی قریب تر ہونے کی وجہ سے بہ نسبت دوسرے افراد و دیگر لوگوں کے اپنے خانوادہ کے حالات اور واقعات سے زیادہ تر واقف ہوتے ہیں۔ لہٰذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے درمیان تعلقات کی بہتری اور روابط کی درستگی پر خاندانی قرابت کی وساطت سے خوب ضوافشانی ہوگی اور بہترین روشنی پڑے گی۔ طبقات

وتراجم اور رجال وانساب کی کتابوں سے مندرجہ ذیل رشتے دستیاب ہوتے ہیں۔

رشتہ اوّل

☆حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے رشتے داری پسند فرمائی اورام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کا نکاح (8) بعثت نبوی، شوال المکرم کے مہینے میں کیا اسوقت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کی عمر مبارک (6) سال تھی۔ اور نکاح کے تین سال بعد شوال ہی کے مہینے میں (9) سال کی عمر مبارک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں رخصتی ہوئی، اور بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کا حق مہر بھی سیدنا ابوبکر صدیق نے ادا کیا (تھذیب التھذیب من اسمہ عبداللہ جلد 4 ص 298، فیضان صدیق اکبر ص 78، رحماء بینھم ص 353، تاریخ آئمہ کتب خانہ نجف اشرف لاہور ص 147، بحوالہ انعام یافتہ حضرات، مئولف محمد نذیر احمد نقشبندی ص 135

نوٹ، یہ رشتہ تمام مسلمانوں کے نزدیک مسلم اور صحیح ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ فریقین اہل سنت واہل تشیع حضرات کی کتابوں میں موجود ہے۔ اس رشتہ کی وجہ سے نبی کریم علیہ السلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے داماد ہوئے اور جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سسرال ہوئے، اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا ام المومنین ہوئیں، اور جہاں تمام امت مسلمہ کی ماں ہے تو وہاں حضرت علی المرتضی وحضرت بی بی فاطمہ علیھم السلام اور دیگر دختران رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بھی قابل صد احترام ماں ہیں۔ قرآن کریم اس مسئلہ کے لیے شاہد عادل ہے (وَاَزْوَاجہ اُمھاتھم)

رشتہ دوم

دوسرے مقام پر حضرت اسماء بنت عمیس کے رشتہ کے متعلق بیان ہے حضرت

اسماء، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حقیقی بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (جو کہ جعفر طیّار کے نام سے مشہور ہیں) انکی بیوی تھی۔ حضرت جعفر طیّار رضی اللہ عنہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے دو بچے ہوئے جن کا نام عبداللہ اور محمد ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی غزوہ موتہ میں شہادت ہو گئے تھی (جو 8ھ میں ہوئی تھی) آپ کی شہادت کے بعد حضرت اسماء کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوا حضرت اسماء سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ ہوا جسکا نام محمد ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ہوا، اور حضرت علی کے حضرت اسماء سے دو بچے ہوئے، ایک کا نام عون بن علی، اور دوسرے کا نام یحیٰ بن علی ہے،

نوٹ، اسطریقہ سے حضرت جعفر طیّار رضی اللہ عنہ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی وہ اولاد جو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہوئی وہ سب آپس میں ماں جنے بھائی ہیں۔ انکا باہمی مادر زاد بھائی ہونا یہ ایک مستقل برادرانہ نسبت ہے۔

{فائدہ} حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی وجہ سے کن کن لوگوں کا آپس میں رشتہ قائم ہے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی تقریباً نو عدد ماں جائی بہنیں ہیں، یعنی خواہران مادر زاد ہیں، انہیں کو اخوات الام کہا جاتا ہے۔

1۔ ایک توام المومنین میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بہن ہے

2۔ حضرت عباس بن حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کی بیوی ام الفضل لبابہ بنت الحارث کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بہن ہے

3۔ سیّدالشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمٰی بنت عمیس کی حضرت اسماء بہن ہے۔ پس ان رشتوں کی بنا پر حضور نبی کریم (ﷺ) اور حضرت حمزہ وحضرت عباس بن حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء سالی ہوئی، پھر حضور (ﷺ) اور حضرت حمزہ وحضرت عباس وحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم آپس میں ہم زلف ٹھہرے، یہ تمام چیزیں نسبی اعتبار سے بڑی اہم ہیں۔

{فائدہ} ان تمام روابطہ رشتہ داری کے ساتھ ساتھ حضرت فاطمۃ الزہراء علیہ السلام کی خدمات حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس دور میں ادا کرتی رہیں جس زمانہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلفہ اول کی بیوی تھیں اس سے ناظرین کرام اندازہ کریں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آپس میں کتنے قریبی تعلقات تھے۔ اوردوسری بات یہ ہے کہ حضرت اسماء سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا محمد ہے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ سے ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیٹا محمد حضرت اسماء کے ساتھ تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پیار کے طور پر فرمایا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پشت سے میرا بیٹا محمد ہے۔ اہل تشیع کی کتاب درہ نجفیہ ص113، رحماء بینھم ص356)

رشتہ سوم

☆امام المشارق والمغارب حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے سیّدنا امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت بی بی شہربانو رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ یہ دونو آپس میں سگی بہنیں تھیں وضاحت اہل تشیع کی مشہور کتاب کشف

الغمہ میں شیخ مفید نے یہ روایت کی ہے،عہد فاروقی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں حضرت حریث بن جابر جعفی رضی اللہ عنہ نے ایران کے آخری بادشاہ یزدجرد بن شہریار کی دو بیٹیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے شاہ ایران کی بڑی بیٹی کا نکاح امام عالی مقام حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السلام سے کردیا اور چھوٹی بیٹی کا نکاح حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کردیا۔ان میں سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام پیدا ہوئے اور حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نانا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔تو سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ آپس میں خالہ زاد بھائی تھے(کشف الغمہ: 2/ 3 8،لباب الانساب والالقاب والاعقاب ،ابناء علی،العلویۃ الجعفریۃ والعقیلیۃ،جلد 1ص 2 2،بحوالہ فیضان صدیق اکبرص 1 8،دروالے گھروالے ص334،روحاء بینھم ص357)

رشتہ چہارم

اہل تشیع کی مشہورکتاب ابنِ حدیدشرح نہج البلاغۃ میں یہ روایت موجود ہے،☆حضرت سیّدنا امام عالی مقام امام حسن علیہ السلام کی زوجہ مبارک حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں یعنی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے لہٰذا حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے داماد ہوئے(ابنِ الحدیدشرح نہج البلاغۃ: 3 / 5،الطبقات الکبری لابن سعد تسمیۃ نساء اللواتی ۔الخ،جلد8ص342ملخصا،بحوالہ فیضانِ صدیق اکبرص83،دروالے گھروالےص334)

رشتہ پنجم

حضرت سیّدنا امام عالی مقام امام حسن علیہ السلام نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا کے وصال کے بعد حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنھما کی دوسری صاحبزادی حضرت ہند سے نکاح فرمایا (ابن الحدید شرح نہج البلاغۃ: 4 / 8 بحوالہ در والے گھر والے ص335)

{اہل بیت کا صدیق اکبر و عمر و عثمان سے محبت کا انوکھا انداز}

☆ آئمہ اطہار اہل بیت کے صاحبزادوں کے نام ☆

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آئمہ اطہار اپنے بچوں کے نام مبارک ابوبکر: عمر: عثمان رکھے ہیں اور اہل تشیع کی تقریباً ہر کتاب میں جہاں بھی آئمہ اطہار کے صاحبزادوں کے نام مبارک کا ذکر آیا ہے تو یہ حقیقت واضح ہے، اور جلاء العیون مصنف باقر مجلسی میں بالتصریح موجود ہے اسی طرح اہل تشیع کی مشہور و معروف کتب چودہ ستارے اور نہج البلاغہ، کشف الغمہ وغیرہ میں یہ نام موجود ہیں

☆ امام المشارق والمغارب تاج دار اہل آتی مولا علی مشکل کشاء کرم اللہ وجہہ کے (18) صاحبزادے تھے جن میں ایک کا نام مبارک ابوبکر اور ایک کا نام مبارک عمر اور ایک کا نام مبارک عثمان تھا رضی اللہ عنھم اور یہ تینوں حضرات اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ میدان کربلا میں شہید ہوئے (اہل تشیع کی مشہور کتاب کشف الغمہ ص132، 224 مذہب شیعہ 121، در والے گھر والے ص338)

☆ حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام حسن علیہ السلام کے ایک صاحبزادے کا نام مبارک ابوبکر اور ایک کا نام مبارک عمر ہے (کشف الغمہ ص 171، مذہب شیعہ 122، در والے گھر والے ص338)

☆ جلاء العیون میں ہے کہ حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام حسین علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ کا نام مبارک عمر ہے جو علی اکبر کے نام سے مشہور تھے۔

☆ حضرت امام عالی مقام اسیر کربلا امام سجاد سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ کا نام مبارک عمر ہے (کشف الغمہ ص 200، مذہب شیعہ ص 122)

☆ امام عالی مقام سیّدنا امام ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ایک صاحب زادے کا نام مبارک ابوبکر ہے اور ایک کا نام مبارک عمر ہے (کشف الغمہ ص 243، مذہب شیعہ ص 122)

نوٹ: اہل تشیع کی مشہور کتاب ناسخ التواریخ میں ہے کہ ہر ایک امام کے فرزندوں کے نام اور ان اماموں کے فرزندوں کے نام حتیٰ کہ کئی پشتوں تک ابوبکر؛ عمر؛ اور عثمان نام رہے ہیں اور اسی طرح حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم اور علی رضا ہر ایک امام کی بیٹی کا نام مبارک عائشہ ہے

☆ حضرت شیخ الاسلام علامہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن مقدس ہستیوں نے اپنے دلبندوں کے نام مبارک ابوبکر؛ عمر؛ عثمان رکھے تھے۔ بہر صورت وہی ہستیاں ان کے مراتب اور فضائل سے زیادہ واقف ہو سکتی ہیں نہ کہ کئی سو سال بعد آنے والے لوگ (اور اگر گستاخی نہ ہو) تو ایسے لوگ جو قرآن کریم کی کسی آیت کا صحیح ترجمہ کرنا تو کجا خود صحیح تلاوت کرنے سے بھی نابلد ہیں۔ علوم عربیہ پر مہارت تو بڑی دور کی چیز ہے۔ نام کے واقف بھی نہیں تو ایسے لوگوں کو یہ حق کہاں سے پہنچتا ہے؟ کہ آئمہ دین کے واضح طرز عمل کے خلاف ان تصریحات کے مناقض و برعکس خلفاءِ راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اعلیٰ وارفع شان کے متعلق کوئی نظریہ قائم کریں اور اسی من گھڑت عقیدے کے تحت اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کے نام لے کر ان کے حق میں سب بکنا عبادت تصور کریں

اتنا تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اپنی اولاد کا نام بہتر سے بہتر رکھا جاتا ہے۔ آئندہ اولاد کی قسمت۔۔ نام رکھنے میں تو ایک غریب سے غریب آدمی بھی بچے کا نام شاہجہان رکھنا ہی پسند کرتا ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا کہ کسی بھی اپنے فرزند دلبند کا نام ایسا رکھا ہو کہ جس کو وہ برا مانتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بڑے سے بڑا محبّ اپنے لڑکے کا نام ابن زیاد یا شمر، یزید وغیرہ نہیں رکھ سکتا۔ تو تمام آئمہ کرام اپنے فرزندوں، امام زادوں کے نام ایسے کیوں رکھ سکتے تھے جن کو آئمہ اطہار علیھم السلام اچھا نہ جانتے ہوں۔ معلوم ہوا کہ آئمہ اطہار علیھم السلام کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انتہا درجہ فضل و کمال، تقدس اور رفعت شان پر فائز ہستیاں تھیں جیسا کہ پہلے اوراق میں آئمہ اطہار علیھم السلام کی تصریحات کو بطور نمونہ پیش بھی کر چکا ہوں۔ میرے بزرگ دوست، شیخ الحدیث حضرت علامہ پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سرگودھا والے اپنی کتاب ضابطہ حیات میں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا باہمی اتفاق و اتحاد بھی صحابہ کے بہترین امت ہونے کا مظہر ہے۔ قرآن نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (آپس میں رحمدل) کا خطاب دیا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک زبردست خوبی یہ تھی کہ وہ ہر دوسرے بھائی کو اپنے سے بہتر اور متبرک سمجھتے تھے۔ اسکی ایک دلیل یہ ہے کہ سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے اپنے شہزادوں کے نام تبرکاً (ابوبکر، عمر، اور عثمان رکھے تھے) یہ تینوں شہزادے خوبصورت جوان تھے اور حضرت غازی عباس رضی اللہ عنہ شہید کربلا کے سگے بھائی تھے۔ اور حضرت سیّدنا امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ میدانِ کربلا میں بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ انکے اسماء مبارک بہت سی کتابوں میں آج بھی درج ہیں (مثلاً جلاء العیون ص 198، بہتر تارے

ص98،107،111،ضابطہ حیات ص181)

{برے نام سے اجتناب}

اگرچہ اہل عقل کے نزدیک آئمہ اطہار علیہم السلام کا اپنے پیارے فرزندوں کا نام ان مقدس ہستیوں کے نام پر رکھنا ان کے علومرتبت ورفعت شان کیلیئے بڑی زبردست دلیل ہوسکتی ہے۔مگر ہم یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ اہل تشیع کی معتبرترین کتابوں میں یہ تصریح بھی موجود ہے کہ آئمہ طاہرین کے نزدیک کسی ایسے آدمی کا نام اپنی اولاد کیلیئے تجویز کرنا جس پر اللہ تعالیٰ خوش نہ ہو یہ ہرگز جائز نہیں۔مثال کے طور پر کشف الغمہ ص244 پر حضرت امام عالی مقام سیّدنا امام ابوالحسن موسیٰ رضا اور امام عالی مقام سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنھما یہ دونو امام اپنے ایک شیعہ یعقوب سراج کو حکم دے رہے ہیں کہ کل جو تو نے اپنی لڑکی کا نام رکھا ہے اسکو جلد بدل لو کیونکہ یہ ایسے آدمی کا نام ہے جس پر اللہ تعالیٰ خوش نہیں۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو دوسروں کی اولاد کا نام بدلنے کا حکم دے رہے ہیں وہ اپنے فرزندوں کے نام ایسے کیوں تجویز کرتے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے نہیں تھے اور جن کو آئمہ طاہرین بہتر نہیں جانتے تھے(مذہب شیعہ ص122،123

فقط والسلام

دعا کا طلب گار

صاحبزادہ قاری سید **محمد شوکت حسین شاہ** بخاری شجاع آبادی

خادم

تبلیغ صوفیاء ودعوت الی الخیر، جماعت ناجیہ صالحہ کاشانہ گلشن ابوتراب کرم اللہ وجہہ الکریم

(بستی خوجہ) ملتان براستہ سکندرآباد، پنجاب، پاکستان

03056643463